

41086- مریض بیوی کو اس کا خاوند ڈیوٹی پر جانے کے لیے مجبور کرتا ہے

سوال

مجھے ایک مشکل درپیش ہے اور میں جانتا چاہتی ہوں کہ میں اس میں خاوند کی اطاعت کروں یا نہ کروں؟

میں ایک مسلمان عورت اور ملازمت کرتی ہوں اور تقریباً دو ہفتوں سے بیمار ہوں، علاج کے لیے میں ڈاکٹر کے پاس گئی تو اس نے دوائی اور کام سے چھٹی کے لیے مجھے ایک لیٹر بھی دیا تا کہ آرام کر سکوں، خاوند مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں ڈیوٹی پر جاؤں حالانکہ میں ابھی تک بیمار ہوں۔

یہ میرے لیے مشکل پیدا کرتا اور جب میں بیمار ہو جاؤں اسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، میرا خاوند کہتا ہے کہ میں بیماری کا بہانہ کر کے ڈرامہ کرتی ہوں، اور اس کا خیال ہے کہ میں ملازمت نہیں کرنا چاہتی، میں اپنی ملازمت سے محبت کرتی اور ڈرامہ وغیرہ نہیں کرتی۔

تو کس طرح میں اپنے خاوند کو اس پر اطمینان دلا سکتی ہوں کہ میں بیمار ہوں اور ڈرامہ نہیں کر رہی، کیونکہ وہ میری بات تسلیم نہیں کرتا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اول :

سب سے پہلے تو ہم اس پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ بعض اوقات عورت کی ملازمت کرنا حرام بھی ہوتی ہے مثلاً جب اس کی ملازمت میں غیر مردوں سے اختلاط اور میل جول وغیرہ، یا پھر ایسی چیز بنانا اور بیچنا جو حرام ہے، یا پھر بیکاری کے نظام وغیرہ میں تو ایسی ملازمت حرام ہے۔

تو اگر مذکورہ عورت کی ملازمت اسی طرح کی جس کا ہم نے اوپر بیان کیا ہے تو عورت کو چاہیے کہ وہ اس جیسے اعمال سے رک جائے اور اس کے علاوہ کوئی اور مباح اور جائز ملازمت تلاش کرے۔

اور خاوند پر بھی ضروری اور واجب ہے کہ اپنی بیوی پر احسن انداز میں حسب استطاعت خرچ کرے، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (33710) کا بھی مراجعہ کریں۔

دوم :

دوسری بات یہ ہے کہ :

اور اگر اس عورت کی ملازمت کسی جائز کام میں ہے، اور اسے بیماری آدلوپے جس کی بنا پر اس کا ڈیوٹی پر جانا مشکل ہو، یا پھر اس کی بیماری لمبی ہو جائے اور جلد شفا یابی نہ ہو، یا پھر مرض شدت اختیار کر جائے تو خاوند کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے تنگ نہیں کرنا چاہیے، اور خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے ایسا مطالبہ کرے جس میں بیوی کو کسی قسم کا ضرر

اور نقصان ہو۔

اور خاوند پر یہ ضروری اور واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن معاشرت کرتے ہوئے اچھے طریقے سے زندگی بسر کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود و باش اور معاشرت اختیار کرو﴾۔ النساء (19)۔

اور یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں کہ بیوی سے اس کی بیماری کی حالت میں ڈیوٹی پر جانے کا مطالبہ کیا جائے۔

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی امت کی عورتوں کے بارہ میں مردوں کو یہ وصیت فرماتے ہوئے کہا ہے :

(عورتوں سے اچھائی اور بھلائی کرو اور میری نصیحت ان کے بارہ میں قبول کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468)۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : ان عورتوں کے متعلق میری وصیت قبول کرو، اور ان کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ اور حسن معاشرت کرو۔ اھدیکھیں فتح الباری۔

اور خاوند کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بیوی کی سچائی میں شک نہ کرتا رہے، بلکہ اس کی اپنی بیوی کے ساتھ تو زندگی ثقاہت اور صدق پر قائم ہونی چاہیے نہ کہ شک و شبہ کی بنیاد پر۔

اور جب خاوند میڈیکل رپورٹ جو کہ بیوی کی بیماری کو ثابت کر رہی ہو اور بیماری کے آثار سے بھی اس بات پر یقین نہ دلا سکے کہ اس کی بیوی بیمار ہے تو پھر ایسی کون سی چیز ہے جو اسے بیماری کا یقین دلائے گی؟ بلکہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اسے بیماری کا یقین دلائے۔

تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس سے اپنے رویہ کو نرم رکھے اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے معاملات کرے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے خاوند کو وہ راہ دکھا دے جس میں اس کے خاندان اور اہل و عیال کی خیر و بھلائی ہو۔

واللہ اعلم۔